9348-انشورنس کے ذریعہ لین دین کرنے والی کمپنی میں ملازمت

سوال

میں ایک کارگو کمپنی میں ملازم ہوں جو دنیا کے ہر کونے میں سامان کارگو کرتی ہے،مجھے ملازمین کے نگران نے بتایا کہ میرے لیے سامان کارگو کرنے والے شخص یہ بتانا ضروری ہے کہ کارگو کی قیمت میں 3.5% فیصد انشورنس جمع کروانا ممکن ہے،جس سے کارگو کیا گیا سامان محفوظ رہے گا،اگر تو گاہک اس سے اتفاق کرے تو مجھے صرف ایک بٹن دبانا ہوگا،اور اس طرح یہ معاملہ چند سیکنڈ میں پایہ تکمیل تک پہنچ جاتا ہے،تو کیا انشورنس کی بنا پر میری ملازمت حرام ہوجاتی ہے؟ اور کیا یہ سود ہے؟ اور کیا میں اللہ تعالی کی لعنت کا مستحق ٹھرتا ہوں؟

پسندیدہ جواب

اول :

جب کارگو کیا گیا سامان شرعی طور پر جائز ہو اور حرام اشیاء میں سے نہ ہو مثلا : یہ کہ شراب یا خنزیر کا گوشت،یا کھانے پینے والے حرام مواد میں سے یا حرام لباس وغیرہ نہ ہو تو پھر کارگو کا کام کرنا جائز ہے.

دوم :

تجارتی انشورنس جس کا انشورنس کمپنیاں لین دین کرتی ہیں وہ حرام ہے،اور اس کی حرمت میں یہ ہے کہ یہ انشورنس سود اور جوئے پر مشتمل ہے،اور یہ دونوں ہی قرآن وسنت اور مسلمانوں کے اجماع سے حرام ہیں.

اس کی مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (8889) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

زندگی اور ممتلکات کی انشورنس شرعا حرام اور ناجائز ہے،اس لیے کہ اس میں دھوکہ وفراڈ اور سود پایا جاتا ہے،اور اللہ عزوجل نے ان معاملات کی وجہ سے ہونے والے نقصان کی حفاظت کے لیے ہر قسم کے سودی معاملات اور دھوکہ وفراڈ پر مبنی معاملات کو حرام قرار دیا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور اللہ تعالی نے خرید وفروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا ہے}.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے کہ انہوں نے دھوکہ والی خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے. اھ

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (5/3).

سوم :

اللہ سبحانہ وتعالی نے سود کو بہت عظیم گناہ قرار دیا اور اس پر بہت سخت وعید بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے :

.{اے ایمان والو! اللہ تعالی کا ڈر اختیار کرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم پکے اور سچے مومن ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے اعلان جنگ ہے }.البقرۃ (278-279)

اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خور اور سود کھلانے والے اور اسے لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا : وہ سب برابر ہیں" صحیح مسلم حدیث نمبر (1598).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس کی شرح میں کہتے ہیں :

اس میں سودی معاملات کرنے والوں کی سودی بیع کو لکھنے اور اس کی گواہی دینے کی تصریح ہے ، اور اس میں یہ بھی ہے کہ : باطل کی اعانت اور مدد کرنا بھی حرام ہے .اھ

انشورنس کے معاملہ کی تکمیل کے لیے آپ کا بٹن دبانا بھی لکھنے کے مترادف اور اس کی جگہ پر ہے ، اور سابقہ حدیث میں شامل ہوتا ہے .

چہارم :

کسی بھی مسلمان شخص کے لیے ایسی کمپنی اور ادارے میں ملازمت کرنی جائز نہیں جس میں کسی بھی طرح سے سودی اور حرام معاملات کا لین دین ہوتا ہو، اور یہ حرمت صرف سود لکھنے اور اس کی گواہی دینے والے کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ کمپنی میں کام کرنے والے سب ملازمین شامل ہوتے ہیں حتی کہ گیٹ کیپر اور صفائی کرنے والا بھی، کیونکہ اس میں کمپنی کے حرام کاموں میں کمپنی کی معاونت ہے .

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کیا کرو، اور برائی اور گناہ اور ظلم وزیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کیا کرو}.المائدۃ (2).

پنجم :

مسلمان شخص کو حلال کام کرنے کی حرص رکھنی چاہیے ، کیونکہ حرام خوری دعاء کی عدم قبولیت کا باعث بنتی ہے اور اس کی عدم قبولیت کے اسباب میں سے ایک سبب ہے ، اور جہنم میں داخل ہونے کے اسباب میں سے بھی ایک سبب حرام خوری ہے ، لہذا جو جسم بھی حرام پر پلا اس کے لیے آگ زیادہ بہتر اور اولی ہے .

اور جب کوئی مسلمان اللہ تعالی کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہوئے حرام کو ترک کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے اس کے بدلے میں اس سے بھی افضل اور اچھی چیز عطا فرمائے گا، اس لیے کہ جس نے بھی کسی چیز کو اللہ تعالی کی لیے ترک کیا اللہ تعالی اسے اس کے عوض میں اس سے بہتر عطا فرماتا ہے .

واللہ اعلم .